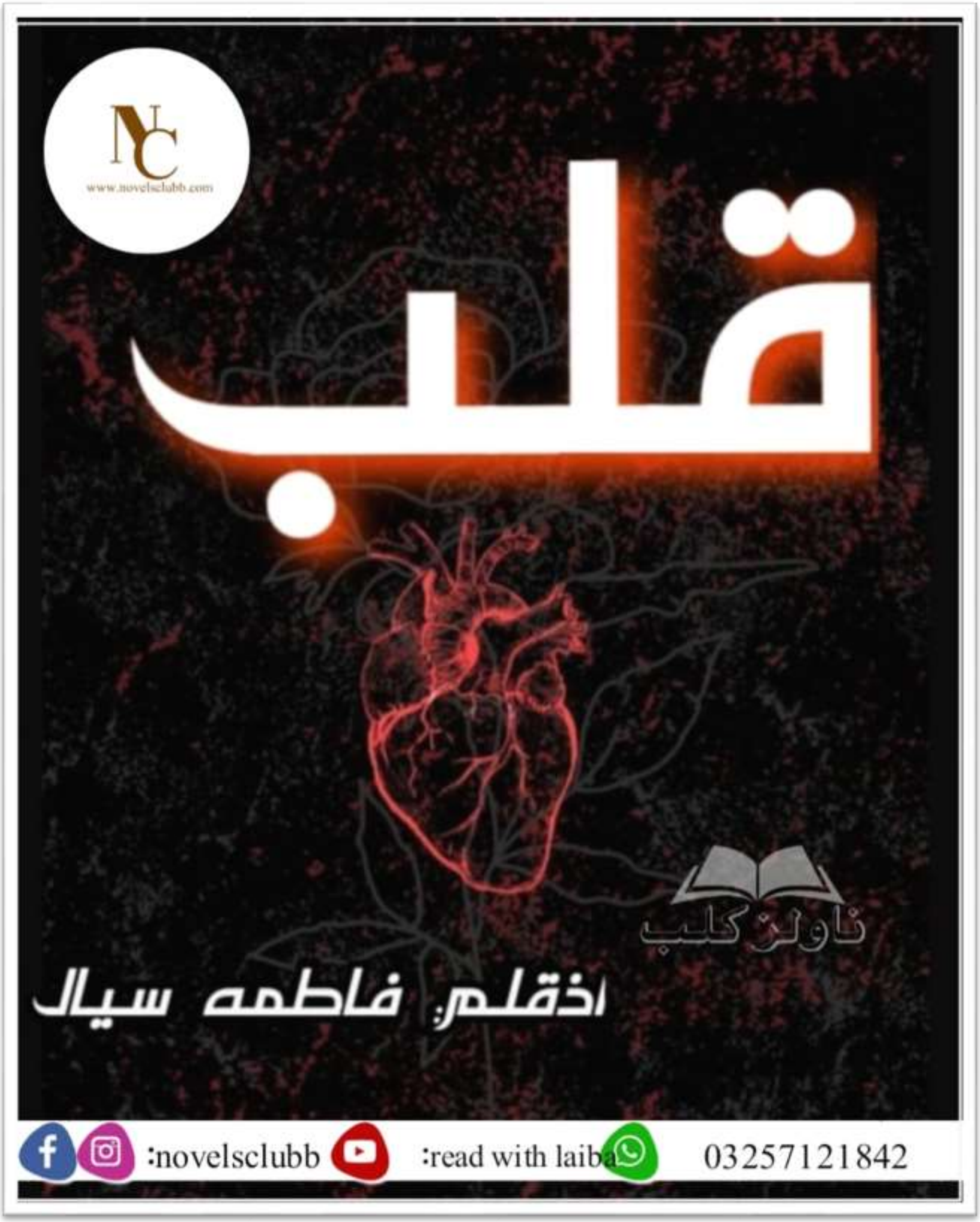
www.novelsclubb.com
قلب
ناولز کلب
از قلم: فاطمہ سیال
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

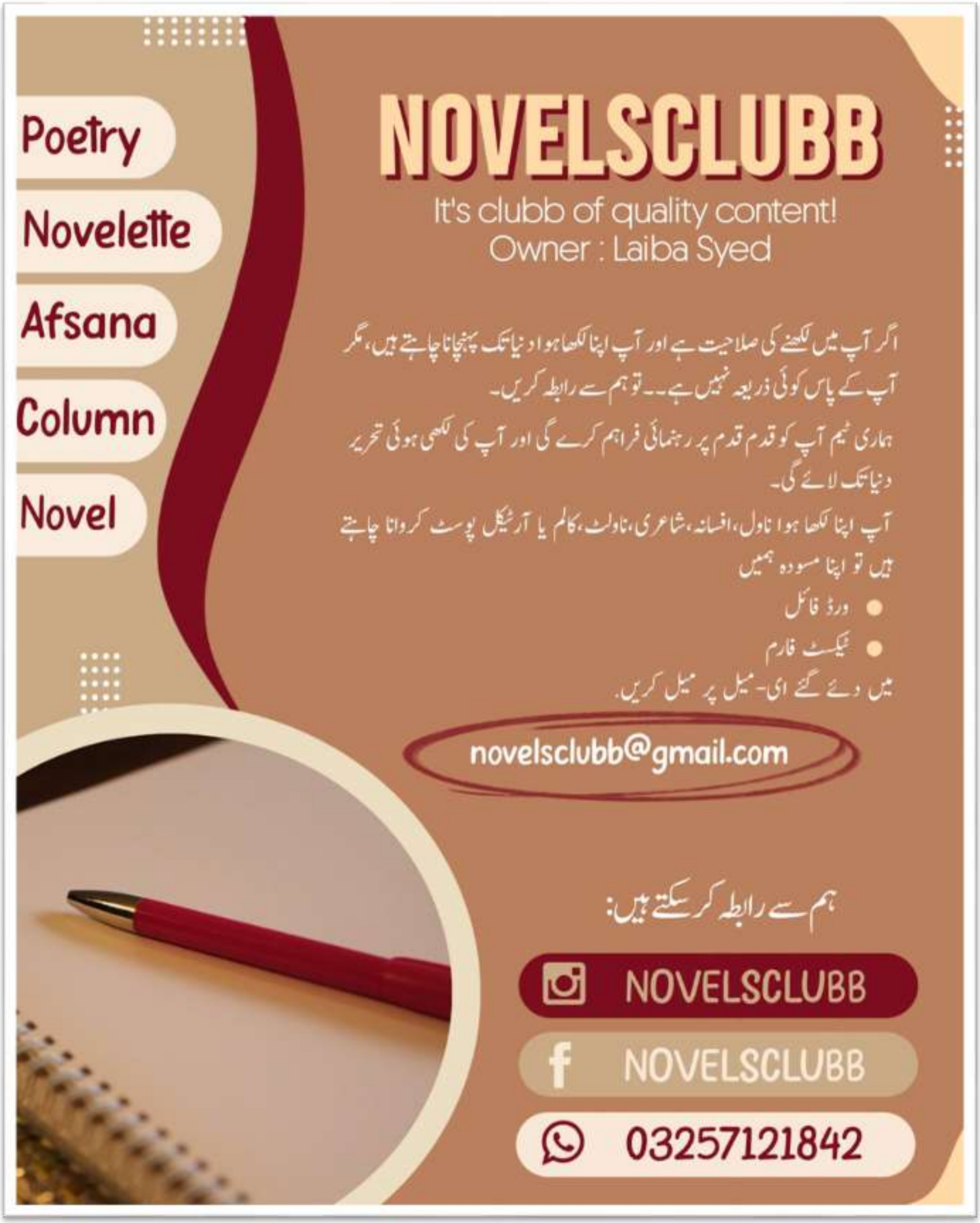

Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیے گئے ای-میل پر میل کریں۔
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

قلب

از قلم

فاطمہ سیال

www.novelsclubb.com

۔۔

باب پنجم: صدائیں قلب

www.novelsclubb.com

وہ مسلسل آنکھیں کھولنے کی جدوجہد کر رہا تھا۔اس کے سامنے سفید چھت تھی۔اسے کافی حیرانی ہوئی۔

"میں قبر میں نہیں ہوں؟"بے اختیار اس نے سوچا۔

کہنے کی سکت نہیں تھی اس میں۔سر اتنا بھاری ہو رہا تھا کہ وہ اسے حرکت نہیں دے پا رہا تھا۔

اسے اپنے سینے میں درد کی ٹیسیں اٹھتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔حلق میں عجیب سی نالیاں محسوس

کر رہا تھا، جس کی وجہ سے وہ کچھ کہہ نہیں پا رہا تھا۔ جسم سن ہو رہا تھا۔ آنکھوں میں عجیب سی جلن محسوس ہو رہی تھی۔ منظر پھر سے دھندلا رہا تھا۔ وہ اپنی آنکھیں کھولنے کی کوشش کر رہا تھا۔ لیکن کھول نہیں پا رہا تھا۔

جب اچانک اس کی آنکھیں کھل گئیں۔ اب وہ اپنے پیروں پر کھڑا تھا۔ نہ سینے میں درد تھی اور نہ ہی ہلک میں کوئی نالی۔ وہ چل پا رہا تھا۔ اس نے حیرانی سے خود کو دیکھا۔ وہ سفید شلوار قمیض میں ملبوس تھا۔

"تو کیا میں مر گیا ہوں اور جنت میں آ گیا ہوں" اس نے پھر سے سوچا۔

"نہیں تم مرے نہیں ہو" ایک نسوانی آواز گونجی۔ اس نے بے اختیار ارد گرد دیکھا۔ چاروں طرف اندھیرا تھا لیکن ایک طرف سے روشنی آ رہی تھی۔

وہ بے اختیار اس روشنی کے جانب بڑھا۔ روشنی تیز ہوتی جا رہی تھی۔ اتنی کہ اس کی سنہری آنکھیں چندھیا رہی تھی۔

اس نے بے اختیار اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھا۔ جب اسے سامنے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔ تیز روشنی میں وہ دیکھ نہیں پا رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کون ہے وہاں؟"

تبھی سامنے موجود انسان پلٹا۔

تیز روشنی اس کے چہرے پر پڑ رہی تھی۔اتنا نورانی چہرہ زیان پاشا نے اپنی زندگی میں کبھی نہیں دیکھا تھا۔

اتنی خوبصورت عورت اس نے کبھی نہیں دیکھی تھی۔

وہ زیادہ دیر ان کے چہرے پر نظر نہیں ٹکا پا رہا تھا۔اس لیے نظریں جھکا لی۔

سامنے موجود عورت جس نے سفید لباس پہنا تھا۔وہ عجیب سا لباس تھا۔زیان اسے نام نہیں دے پا رہا تھا۔سفید گاؤن نما جو پیروں میں جھول رہا تھا۔اس خوبصورت عورت کے چہرے پر ایک نرم مسکراہٹ تھی۔اس کی آنکھوں میں محبت تھی۔زیان پاشا کو وہ عورت کوئی پری لگ رہی تھی۔

"میں زندہ کیسے ہوں؟"اس نے تعجب سے سوال کیا۔

"کیونکہ تمہیں رازِ قلب سے نوازا گیا ہے"اس عورت کی آواز بھی بہت میٹھی تھی۔

"رازِ قلب؟"اس نے دہرایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہاں رازِ قلب، اب تمہیں اس راز تک پہنچنا ہے اور اپنے قلب کی صدا سننی ہے"

"یہ آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں، مجھے سمجھ نہیں آرہی"

"آجائیں گی سمجھ، ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا، یہ قلب تمہارے پاس امانت ہے۔اس میں موجود راز کی ذمے داری تمہاری ہے، تمہیں اس امانت کی حفاظت کرنی ہے"

"لیکن۔میں یہ سب کیسے کروں گا؟"

"تم اکیلے نہیں ہو۔بہت ساتھی ہے تمہارے۔تم سب مل کر اس راز تک پہنچوں گے" اچانک ایک پراسراریت سی آگئی تھی ان کے لہجے میں۔

"راز جان کر میں کیا کرلوں گا؟" اسے یہ سب عجیب لگ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس کے سوال پر ایک مسکراہٹ آئی تھی ان کے چہرے پر۔

"صدائیں قلب سنو" کہہ کر وہ پلٹ گئیں۔

"رکے آپ کہاں جارہی ہیں۔میں واپس کیسے جاؤں؟" اس نے آواز دی۔ جس پر وہ رکی۔ لیکن پلٹی نہیں۔

"یہ ایک خواب ہے، تم جلد حال میں پہنچ جاؤں گے" کہہ کر وہ چلی گئی۔

وہ حیرانی سے انہیں جاتا دیکھ رہا تھا۔

اچانک منظر بدل گیا۔اس نے بے اختیار اپنے ارد گرد دیکھا۔اوپر موجود چھت کا رنگ اب سفید نہیں تھا۔اب اس چھت کا رنگ سکن بیج تھا۔جہاں ایک پنکھا لگا تھا جو گول گول گھوم رہا تھا۔

اب اس کے حلک میں کوئی نالی نہیں تھی۔چہرے پر آکسیجن ماسک لگا تھا۔اس کے سامنے کوئی موجود تھا۔اس کا چہرہ دھندلا تھا۔شائد وہ کوئی نرس تھی۔وہ اس سے کچھ کہہ رہی تھی۔لیکن زیان تک اس کی آواز نہیں پہنچ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

منظر ایک دفع پھر دھندلا گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ملک ہاؤس میں افسوس کا سماں تھا۔چار دن پہلے یہاں سے ایک جوان لڑکے کا جنازہ اٹھا تھا۔

دور دراز سے آنے والے رشتہ دار جا چکے تھے۔لیکن کچھ قریبی رشتہ دار ابھی موجود تھے۔

ان چار دنوں میں کافی کچھ بدل گیا تھا۔حنیف ملک ضرورت سے زیادہ کمزور ہو گئے تھے۔

عزمت صاحبہ چار دنوں سے پاگلوں جیسی ہو گئی تھی۔انہیں گہرا صدمہ پہنچا تھا۔ساری ساری رات روتی رہتی۔اپنے بیٹے کی چیزے پکڑ کر چیختی رہتی۔اتنی بے قابو ہو جاتی کہ سارا محلہ اکٹھا ہو جاتا۔کسی سے سمبھالی نہ جاتی۔مشکل سے نیند کی دوا کھا کر کچھ گھنٹے سوتی۔ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ یہ وقت کے ساتھ سمبھل جائیں گی۔

دوسری طرف نیہا کو چپ لگ گئیں تھی۔وہ سارا دن ساری رات دانیال کے بیڈ پر لیٹی رہتی۔

رات کو چھپ چھپ کے روتی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ارباز کافی گم صُم ہو گیا تھا۔وہ اتنا تو جانتا تھا کہ دانیال اس دنیا سے چلا گیا ہے۔ لیکن اب اسے یہ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کرنا کیا ہے۔کیسا ردعمل ظاہر کرنا ہے۔وہ اس طرح کا احساس پہلی دفع محسوس کرر ہا تھا۔اکثر وہ بھی دانیال کو یاد کر کے رو پڑتا تھا۔

ایسے میں جہا باہر کے سارے انتظامات برہان نے سنبھالے ہوئے تھے وہی یسریٰ سارا دن وہی رہتی۔

اس وقت نیہا دانیال کے بیڈ پر بیٹھی تھی۔ٹانگے سینے سے لگائے وہ خلا میں دیکھ رہی تھی۔ تبھی کوئی خاموشی سے آکر اس کے سامنے بیٹھا۔

"نیہا کچھ کھالوں یہ دیکھو میں تمہارے لیے کھانا لائی ہوں" یسریٰ نے پیار سے کہا۔

تبھی یسریٰ نے چمچ میں چاول لے کر نیہا کی طرف بڑھائے تو وہ خالی خالی نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یسریٰ کو دیکھتے ہی دانیال کا زخمی لہجہ نیہا کے ذہن میں گونجا۔

"کیا کہو؟ کہنے کو کچھ بچا ہے۔مجھے تو خود پر غصہ آرہا ہے میں چار سال ایک شادی شدہ لڑکی سے محبت کرتا رہا" دانیال کی آنکھوں میں آنسوں تھے۔

اپنے بھائی کا ٹوٹا ہوا دل یاد آیا۔

"وہ۔اس کا۔اس کا نکاح۔نکاح ہو چکا ہے" دانیال کی آنکھوں سے آنسوں نکلنے شروع ہو گئیں تھے۔

"اس کو مجھے بتانا چاہیے تھا"

دانیال کا آنسوؤں سے تر چہرہ اس وقت نیہا کے دماغ میں لہرا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

یسریٰ نے چاول والا چمچ اس کی طرف بڑھایا۔

"ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم آج نہ جاؤں"

"نہیں نیہا مجھے ابھی جانا ہو گا"

الفاظ گڈمڈ ہو رہے تھے۔

"نیہا" یسریٰ کے پکارنے پر وہ حال میں واپس آئی۔

www.novelsclubb.com

"چلی جاؤں یہاں سے" نیہا کے کہنے پر یسریٰ حیران رہ گئی۔

"کیسی باتیں کر رہی ہو؟ چلو کچھ کھا لو" ہاتھ ہنوز اس کے چہرے کے قریب تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تبھی نیہا نے ایک جھٹکے سے یسری کا ہاتھ پیچھے کیا۔اس طرح کے چاولوں والا چمچ زمین پر گر گیا۔ چاول کے کچھ ذرے یسریٰ کے کپڑوں ہو بھی گرے تھے۔

وہ بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"کہا نہ چلی جاؤں یہاں سے" نیہا پوری قوت سے چیخی تھی۔

نیہا بیڈ اسے اتری اور یسریٰ کا ہاتھ پکڑ کر ایک جھٹکے سے اسے کھڑا کیا۔یو اچانک کھڑے ہونے سے چاولوں سے بھڑی پلیٹ زمین پر گر چکی تھی۔چاول ان دونوں کے پیروں میں بکھر گئے تھے۔

"نیہا تمہیں کیا ہوا ہے" بے یقینی واضح تھی۔

"مجھے کیا ہوا ہے یہ جاننے کا حق تمہارے پاس نہیں ہے۔تم چلی جاؤں میرے گھر سے تمہاری وجہ سے میرا بھائی اس دنیا سے چلا گیا" چند لمحے وہ کچھ کہہ نہ سکی۔پھر جب اس کے دماغ نے یہ الفاظ پراسیس کیے تو اسے جھٹکا لگا۔

"میں۔میں کیسے؟تم کیا کہہ رہی ہو نیہا۔میں نے کچھ نہیں کیا" نیلی آنکھوں سے آنسوں بہہ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"تم نے ہی تو سب کیا ہے" نیہا کا لہجہ ٹوٹا پھوٹا تھا۔آنسوں کو صاف کرتی وہ پھر سے بولی۔

"تم نے یہ کیا کر دیا یسریٰ۔میرے بھائی کے ساتھ ایسا کیوں کیا؟" وہ اسے جھنجھوڑ رہی تھی۔

"میں نے کچھ نہیں کیا۔میرا کوئی قصور نہیں ہے" یسریٰ روتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

گھر میں موجود مہمان بھی اب وہاں جمع ہو گئے تھے۔وہ سب بڑی دلچسپی سے یہ تماشہ دیکھ رہے تھے۔

"تم نے کیا کیا ہے ؟ارے تم نے میرے بھائی کو دھوکا دیا۔میرے بھائی کا دل توڑا۔ارے وہ تو اپنے آخری لمحات میں بھی تمہارے لیے قربانی دے گیا۔اپنا دل تمہارے شوہر کو دے گیا،تم پوچھتی ہو تم نے کیا کیا" نیہا کے الفاظوں پر وہاں موجود ہر عورت نے منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔

عجیب سی سرگوشیاں شروع ہو گئی تھی وہاں پر۔

"نیہا میں نے کچھ بھی جان کر نہیں کیا۔تم میرے ساتھ ایسا کیوں کر رہی ہو۔ہم تو دوست ہیں نہ "ایک امید تھی نیلی آنکھوں میں۔

"دوست تھے۔اب نہیں ہیں۔سنا تم نے۔اب ہم دوست نہیں ہیں یسریٰ قریشی" الفاظ تھے کہ تیر۔اتنی اذیت ناک۔نیلی آنکھوں میں امید کی کرچیاں واضح دیکھائی دے رہی تھی۔

برہان کو جیسے ہی شور کی آواز آئی وہ بھاگتا ہوا نیہا کے کمرے میں آیا۔ لیکن وہاں کا منظر بتا رہا تھا کہ اب کچھ نہیں ہو سکتا۔

"تم ایسا کیو؟" تکلیف سے پوچھا گیا۔

"میرا بھائی تمہیں معاف کر سکتا ہے لیکن میں نہیں، میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی یسریٰ قریشی۔

میری بددعا ہے تم بھی ویسے تڑپو جیسے میرا بھائی تڑپا تھا جیسے میں تڑپ۔۔" نیہا ابھی کہہ رہی تھی جب یسریٰ نے روک دیا۔

"نہیں خدا کے لیے نہیں۔ مجھے بددعا نہ دو" وہ رو رہی تھی۔

"تم پاگل ہو گئی ہو نیہا" برہان کہتے ہوئے ان کی طرف بڑھا۔

"ہاں ہو گئی ہوں۔ لے جاؤں اسے یہاں سے"

"چلو یسریٰ" برہان نے یسری کو مخاطب کیا۔ لیکن وہ ابھی بھی بے یقینی سے نیہا کو دیکھ رہی تھی

۔

"چلو" برہان یسری کا ہاتھ پکڑ کر تقریباً گھسیٹتے ہوئے اسے وہاں سے لے کر گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

چلتے ہوئے یسریٰ کو اپنی چاروں طرف سے سرگوشیاں سنائی دے رہی تھی۔ کوئی اس کے قردار پر بول رہا تھا تو کوئی اسے نفرت آمیز نظروں سے گھور رہا تھا۔

ان کے جاتے ہی نیہا لڑکھڑاتی ہوئی زمین پر بیٹھ گئی۔ آنسوں جاری ہو گئے تھے۔ وہ چاولوں کے زراعت کے اوپر ہی بیٹھ گئی تھی۔

کافی عورتیں اس کی جانب ہمدردی کے لیے بڑھی۔ لیکن وہ کسی کو اپنے پاس آنے نہیں دے رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ کمرے میں داخل ہوئی تو زونیرا وہاں پہلے سے موجود تھی۔

"یسریٰ تم ٹھیک ہو؟" زونیرا اس کی حالت دیکھ کر حیران ہو گئی تھی۔ بکھرے ہوئے بال، آنسوؤں سے تر چہرہ، کپڑوں پر جا بجا نشان اور جوتوں میں لگے ہوئے چاولوں کے زراعت۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اس نے کہا میں نے اسے مارا ہے۔ وہ میری وجہ سے مرا ہے"

"تم کس کی بات کر رہی ہو۔ کس نے کہا؟ کون" زونیرا کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا۔

"نیہا نے کہا کہ میری، میری وجہ سے مرا ہے دانیال" یسریٰ روتی ہوئی وہی زمین پر بیٹھ گئی تھی۔

زونیرا فوراً اس کے قریب گئی اور اسے سینے سے لگایا۔

"میں نے نہیں مارا، میرا کوئی قصور نہیں ہے" اس کی ہچکیاں بندھ رہی تھی۔

"اس نے دوستی توڑ دی آپی، اس نے مجھے چھوڑ دیا" زونیرا کے سینے سے لگی وہ لرز رہی تھی۔

"بس میرا بچہ، سنبھالو خود کو" زونیرا مسلسل اسے تھپک رہی تھی۔

یسریٰ اس سے الگ ہوئی۔ اس کی نیلی آنکھوں میں سرخی آگئیں تھی۔

www.novelsclubb.com

"آپ کو پتہ ہے نہ آپی میں نے ایسا کیوں کیا۔ آپ کو پتہ ہے نہ میرے ساتھ سالوں پہلے کیا ہوا تھا۔ کیو میں نے دانیال سے جھوٹ بولا"

"ہاں میری جان مجھے سب پتہ ہے"

"پھر وہ کیوں نہیں سمجھتے۔ مجھے یہ احساس سونے نہیں دیتا کہ میں نے دانیال جیسے لڑکے کا دل توڑا۔ اور اب یہ۔ میں اس احساس کے ساتھ کیسے جیو گی کہ میں اس کی موت کی زمہ دار ہوں

۔آپی اس نے مجھے بددعا دی میں تڑپو گی۔میں ایک دفع پھر کرسٹڈ بن گی" وہ روتے ہوئے خود پر ہنس رہی تھی۔

"آپی دانیال کیو چلا گیا،وہ کیوں چلا گیا" وہ ایک دفع پھر رونا شروع ہو گئی تھی۔نیلی آنکھوں میں واضح تکلیف تھی۔

"آپی دانیال،دانیال کیو،اگر وہ نا جاتا تو،تو کبھی ایسا نہ ہوتا" وہ چیخ رہی تھی۔

"بس یسریٰ،اگر دانیال نہ جاتا تو زیان چلا جاتا" زونیرا نے اسے جھنجھوڑ کر کہا تو یسریٰ قریشی ساکت ہو گئیں۔

"آپی" الفاظ ادا نہیں ہو رہے تھے۔

"ہاں یسریٰ،تمہیں یہ اکسیپٹ کرنا ہو گا،اگر دانیال اس دنیا سے نہ جاتا تو آج تم بیوہ ہوتی اور زیان کا غم منا رہی ہوتی،کسی ایک کو تو جانا تھا" کہتے ہوئے زونیرا کی آنکھیں بھی بھیگ گئیں تھی ۔

یسریٰ نے بے اختیار اپنے سینے پہ ہاتھ رکھا۔

آنکھوں سے آنسوں بہہ رہے تھے لیکن اس میں اب رونے کی بھی ہمت نہیں تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہ کیسے؟" نیلی آنکھوں میں کرچیاں ابھر رہی تھی۔

"یہ کڑوا سچ ہے، لیکن یہی حقیقت ہے، دانیال کو تم سے اتنا عشق تھا کہ وہ جاتے ہوئے بھی تمہارے لیے قربانی دے گیا"

"اُفف دانیال" اس کو لگ رہا تھا کہ کوئی اس کی جان لے رہا تھا۔

یہ احساس بہت تکلیف دہ تھا۔

زونیرا نے اسے پھر سینے سے لگا لیا تھا۔

"سنبھالو خود کو" وہ اسے دھیرے دھیرے تھپک رہی تھی۔

آہستہ آہستہ اس کی ہچکیاں دم توڑ رہی تھی۔اب وہ بے آواز رو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

یہ منظر ہے ہسپتال کے پرائیویٹ کمرے کا۔جہاں موجود مریض ایک معجزہ تھا۔اوراس وقت وہ ہوش میں تھا۔

زیان بہت کمزور ہو گیا تھا۔رنگت پیلی،ہونٹ اکڑے ہوئے،آنکھوں کے نیچے سیاہی،اور پہلے سے کمزور۔

وہ اس وقت لیٹا تھا۔وہ ابھی کچھ دن ہل نہیں سکتا تھا۔

صبح سے انگنت لوگ اس سے مل کر جا چکے تھے۔لیکن اسے صرف ایک انسان کا انتظار تھا۔جو نہیں آئی تھی۔

وہ اپنے سامنے موجود اپنے بھائی،بابا اور دوست کو دیکھ رہا تھا جو باتیں کر رہے تھے۔لیکن اس کا دماغ ابھی بھی اس عجیب خواب کی طرف تھا۔

وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ اسے کس شخص نے دل دیا ہے۔اس نے کئی دفع پوچھنے کی کوشش بھی کی لیکن کوئی اسے بتا نہیں رہا تھا۔

اس کے خواب پر بھی کوئی یقین نہیں کر رہا تھا،ڈاکٹر کے مطابق یہ دوائیوں کا اثر ہے۔

لیکن وہ جانتا تھا کچھ تو غلط ہے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پولیس افسر اس وقت درمیانے طبقے کے گھر کے دروازے پر دستک دے رہا تھا۔

گھر کے اندر، موجود افراد کی آنکھوں میں تھکن اور بے بسی کی جھلک تھی، جیسے زندگی ان سے آگے بڑھ چکی ہو اور وہ کہیں پیچھے رہ گئے ہوں۔

ملک ہاؤس میں اس وقت عجیب سا ماحول تھا۔

کیونکہ اس گھر میں پہلی دفع پولیس آئی تھی۔چونکہ دانیال کی موت پولیس کیس تھا۔اس لیے آج پولیس اپنی تفتیش مکمل کر کے آئی تھی۔

افسر رؤف جن کے ساتھ دو ہولدار موجود تھے، انہوں نے سر جھکاتے ہوئے دروازے کی چوکھٹ پر قدم رکھا، کمرے کی فضا میں بوجھل خاموشی پھیل گئی۔وہ چند لمحوں تک ان کے چہروں پر چھائے غم کو دیکھتا رہا، پھر دھیرے سے بولا،

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہمیں آپ کے بیٹے دانیال کی موت کا بہت دکھ ہے۔"

پھر اس نے ایک گہرا سانس لیا۔

"ہمیں آج کچھ اور بتانا ہے، جو شاید آپ کے لیے مزید تکلیف دہ ہو۔"

عزمت صاحبہ نے اپنی نم آنکھوں سے اسے دیکھا، جیسے وہ جانتی ہو کہ اب کچھ بھی بدتر ہو سکتا ہے۔ہنیف ملک نے افسردہ نگاہوں سے زمین کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا،

"کیا ہوا ہے؟"

www.novelsclubb.com

افسر نے گہری سانس لی اور کہا،

"ہم نے تفتیش کے دوران آپ کے بیٹے کی موت کی وجہ کا پتا چلایا ہے۔اس کے جسم پر جو زخم تھے، وہ گولی کے تھے۔ جیسے کہ آپ جانتے ہیں کہ اسے دو گولیاں لگیں تھی، وہ ظاہر کرتے ہیں کہ اس کے ساتھ شدید تشدد کیا گیا تھا... ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ اسے انتہائی بے دردی سے قتل کیا گیا۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ ایک لمحے کے لیے رکا۔

پھر بولا،

"دانیال ملک کا قاتل گرفتار ہو چکا ہے، انویسٹیگیشن سے پتہ چلا ہے کہ قاتل دانیال ملک کا دشمن تھا، مجرم کا بیان ہے کہ دانیال نے اس کے دو لاکھ دینے تھے جو اس نے جوئے میں ہارے تھے، وہ ادھار دانیال ملک نے ایک سال سے واپس نہیں کیا تھا، جس کے نتیجے میں مجرم نے دانیال ملک کو قتل کر دیا"

یہ سن کر عزمت صاحبہ کا جسم جیسے سن ہو گیا، ان کی آنکھوں میں ایک نئی وحشت نمودار ہوئی۔

ہنیف ملک کی آنکھیں بند ہو گئیں، جیسے اس درد کو اپنے اندر دبا لینا چاہتا ہو۔

نیہا نے تکلیف سے سانس روک لیا۔ برہان نے آنکھیں میچ لی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ان سب کو لگتا تھا کہ انہوں نے دانیال کو کھو دیا ہے تو اب دنیا میں اس سے زیادہ تکلیف دہ کچھ نہیں ہو سکتا، لیکن وہ غلط تھے۔

ان کے مرے ہوئے دانی پر جھوٹے بہتان سننا، اس سے کی گناہ زیادہ تکلیف دہ تھا۔

کمرے میں ہوا کا گزر بھی رک گیا تھا۔دانیال کے گھر والوں کے دلوں میں ایک اور زخم نے جگہ بنالی تھی، ایک ایسا زخم جس کا درد کبھی ختم نہیں ہو سکتا تھا۔

افسر کی باتیں ان کے لیے ایک نیا عذاب لے آئی تھیں، جس میں ان کا بچہ اس بے رحم دنیا میں تنہا اور بے بس چھوڑ دیا گیا تھا۔

"یہ سب جھوٹ ہے، وہ شخص جھوٹ بول رہا ہے، کسی کا ادھار اور جوا تو دور، دانیال کی تو کسی سے دشمنی بھی نہیں تھی" برہان نے سنجیدگی سے کہا۔

"دیکھیے یہ ایک بہت بڑی لڑائی بن سکتی، کیس اگر کورٹ میں چلا گیا تو یہ بات میڈیا میں پھیل جائیں گی،اور پھر لوگ آپ کے بے گناہ مرحوم بیٹے کی ذات پر کیچڑ اچھالے گے۔یہ سب بہت بڑا ہو گا"

آفیسر رؤف نے دھیمے لہجے میں کہا۔

"آپ کہنا کیا چاہتے ہیں" برہان نے پوچھا۔

"میں کہنا چاہتا ہوں کہ مجرم کو تو ہم نے گرفتار کر لیا ہے،اب آپ لوگ اس کیس کو ختم کردے،تاکہ عزت سے یہ معاملہ ختم ہو جائے، کیونکہ اگر مجرم کا بیان دنیا کے سامنے آگیا تو، آپ لوگوں کو بہت تکلیف کا سامنا کرنا پڑے گا"

www.novelsclubb.com

"ایسے کیسے ختم کردے، میرا بھائی بے قصور تھا، تم سب ملے ہوئے ہو، میں انصاف کے کر رہو گی"شدتِ جذبات سے نیہا کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔

"ہمیں منظور ہے"ہنیف ملک کے ان الفاظوں نے سب کو چونکا دیا تھا۔

"بابا" نیہا نے حیرانی سے کہا۔

"آپ بہت سمجھدار ہے، میں آپ کے فیصلے سے بہت خوش ہوں، آپ کو کچھ پیپر ورک کے لیے ہمارے ساتھ پولیس سٹیشن آنا ہوگا" آفیسر رؤف نے خوشی سے کہا۔ جس کام کے لیے اسے کہا گیا تھا اس نے وہ کر لیا تھا،

"ٹھیک ہے پھر دیر کیسی چلتے ہیں" ہنیف ملک نے اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"نہیں بابا آپ یہ کیا کر رہے ہیں؟" نیہا کے سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ وہ یہ سب کیسے روکے۔

"انکل آپ ایک دفع سوچ لے" برہان بھی اتنا ہی ساکت تھا۔

"میں فیصلہ کر چکا ہوں، چلے آفیسر" تھوڑی ہی دیر میں وہ سب جا چکے تھے۔

عزمت صاحبہ ابھی تک خاموش آنسوں بہا رہی تھی۔

نیہا سر پکڑتے ہوئے صوفے پر بیٹھ گئیں۔ آنکھوں سے آنسوں روا ہو گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

اس کے معصوم بھائی پر کتنے گھٹیا الزامات لگا کر انہیں روکا گیا تھا۔

اگر بیگ فیشن انڈسٹری کے سربراہی آفس میں دیکھا جائے تو اضطراب سے چکر کاٹتا سلطان نظر آئیں گا۔

سیاہ کے شرٹ جس کے آستین فولڈ کیے گ ئے۔

سلطان بیگ کے چہرے پر اس وقت واضح پریشانی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس نے پریشانی سے اپنے والد کی طرف دیکھا جو سکون سے سربراہی کرسی پر بیٹھے تھے۔

" Very bad very bad Dad ---

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ آپ ایسا کر سکتے ہیں"

وہ مسلسل چکر کاٹ رہا تھا۔

سائیڈ پر کھڑا عبدل خان خاموشی سے سر جھکائے بیٹھا تھا۔

"اور تم۔ تمہاری روح نہیں کانپی کسی کی جان لیتے ہوئے"اب وہ عبدل خان کے سر پر تھا۔

"سر آپ کا ہی حکم تھا"اس نے نظریں جھکائے کہا۔

"میرا۔ میرا۔ میں نے تو غصے میں کہا تھا، تم پاگل ہو، کیسے کسی کی جان لے لی"اس کا بس نہیں چل رہا تھا اس عبدل خان کا گلا دبا دیں۔

"ریلیکس سلطان، اس میں اتنی بڑی بات کیا ہے، زیان نے بھی تو مرنا تھا، اس کی جگہ وہ لڑکا مر گیا"داؤد بیگ نے سکون سے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں کبھی کسی کی جان نہیں لینا چاہتا تھا، زیان کے ساتھ جو ہو رہا تھا وہ آپ کر رہے تھے، اور دانیال میں نے تو غصے میں کہا تھا، مجھے کیا معلوم تھا کہ یہ وحشی اسے سچ میں قتل کر دیں گا" عبدل خان نے بے اختیار نظریں پھیر لی تھی۔

"اب اس غصے کا کیا فائدہ تمہیں تو خوش ہونا چاہیے تمہارا راستہ صاف ہو گیا، اب زیان کا سوچو اس کا کیا کرنا ہے اور چھوڑ دو اس ٹینشن کو میں اسے سنبھال لوں گا"

"ڈیڈ آپ اتنے سنگ دل کیسے ہو سکتے ہیں کیا آپ کو تھوڑا سا بھی گلٹ نہیں ہے کہ ایک معصوم اس دنیا سے چلا گیا تھوڑی تو انسانیت دکھا دیں" وہ رو دینے کو تھا۔

"بس بہت ہو گیا اب اس ٹاپک کو ختم کرو اور سلطان میں دوبارہ اس بات کا ذکر تمہارے منہ سے نہ سنو" کہہ کر داؤد بیگ کمرے سے چلے گئے۔ ان کے جاتے ہی عبدل خان بھی فوراً سے کمرے سے چلا گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سلطان نے میز پر پڑا گلاس اٹھا کر زمین پر پھینک دیا۔

سب کچھ خراب ہو رہا تھا، وہ بڑا نہیں بننا چاہتا تھا، لیکن اسے بنایا جا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

دو مہینے بعد:

وہ ایک تاریک، سنسان سڑک پر کھڑا تھا، جہاں ہر طرف دھند چھائی ہوئی تھی۔ ہوا میں ایک سرد، غیر انسانی سرگوشی گونج رہی تھی، جیسے زمین کے نیچے سے آ رہی ہو۔ اچانک، سیاہ گاڑیاں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دھند سے نمودار ہوئیں،اُن کے شیشے خون سے سرخ اور دھندلے تھے۔گاڑیوں سے اُترنے والے آدمی سایوں میں ڈھلتے ہوئے، چہرے بگڑ کر وحشی مخلوق میں بدل گئے۔

ایک آدمی نے پستول نکالی اور جیسے ہی گولی چلی، زیان نے اپنے سینے میں شدید جلن اور درد محسوس کیا۔اُس کا جسم زمین پر گرتے ہی، آس پاس کی فضا زہر آلود ہو گئی۔درختوں کے سائے اُس کے اوپر جھکنے لگے، جیسے اُسے زندہ نگلنے والے ہوں۔

وہ بے سد سڑک پر پڑا تھا،خون سڑک پر بہہ رہا تھا،اسے خون سے خوف آ رہا تھا۔

پھر اس نے دیکھا خون کی لہر اس کی طرف تیزی سے آ رہی ہے۔

وہ چیخا،اور اُس کی چیخیں ہوا میں گھل کر دب گئیں۔دھندلی فضا میں موت کا سایہ ہر چیز پر چھا گیا، اور زیان کو لگا جیسے اُس کی روح کو کوئی تاریکی کی گہرائیوں میں کھینچ رہا ہو۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اچانک، وہ چیخ کر بیدار ہو گیا۔ پسینے میں شرابور، دل کی دھڑکن بے قابو، اور کمرے میں گونجتی ہوئی سرگوشیاں ابھی تک اُس کے کانوں میں سنائی دے رہی تھیں۔ خواب ختم ہو چکا تھا، مگر اُس کی دہشت اُس کے اندر گہرائی سے بیٹھ چکی تھی۔

اس نے اپنے ارد گرد دیکھا وہ اپنے کمرے میں تھا، بیڈ پر پسینے سے شرابور، گہرے سانس لیتا ہوا، لیمپ آن کر کے کانپتے ہاتھوں سے اسنے دوا کے پتے میں سے گولی نکالی اور سائیڈ ٹیبل پر رکھا پانی کا گلاس اٹھایا، دوا نگل کر وہ ایک سانس میں پورا گلاس پی گیا۔

www.novelsclubb.com

سر گھوم رہا تھا اور دل میں درد ہو رہا تھا۔

یہ خواب پیچھا نہیں چھوڑ رہے تھے۔

اس نے تھک کر سر بیڈ کراؤن سے لگا لیا تھا۔

اب ہر رات کی یہی کہانی تھی، نیند کی دوا سے کچھ گھنٹے نیند آ جاتی اور پھر یہ بھیانک خواب اسے بے چین کر دیتے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پچھلے دو مہینوں سے وہ یہ خواب دیکھ رہا تھا،

اب اسے تب تک جاگنا تھا جب تک نیند کی دوا کا اثر شروع نا ہو جاتا۔

اکتوبر کا مہینہ تھا، پھر بھی کراچی میں گرمی تھی، اب پہلے جیسی شدت نہیں تھی لیکن موسم گرم تھا،

www.novelsclubb.com

ایسے میں وہ فائلوں کا پلندہ لے کر آ رہی تھی،

سیاہ جینز پر ہلکا نارنجی کرتا پہنے، کرتے پر سیاہ دھاگے سے باریک کڑھائی ہوئی تھی۔

بالو کو کیچڑ میں باندھے جس میں سے کچھ لٹے منہ پر آ رہی تھی، سلیقے سے کیا گیا سادہ میکپ،

وہ ہمیشہ کی طرح خوبصورت لگ رہی تھی، لیکن نیلی آنکھوں میں الجھن واضح تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

فائلوں کے پلندے کو اپنی ٹیبل پر پٹختی وہ اپنی کرسی پر گرنے والے انداز میں بیٹھی تھی۔

"یہ لو پانی پی لو یسری" ساتھ والے کیبن سے فاریہ نے پانی کا تھرماس اس کی طرف بڑھایا، تو اس نے تھام لیا۔

وہ پچھلے دو مہینوں سے اپنی انٹرنشپ کر رہی تھی۔فاریہ اور کچھ اور لڑکے لڑکیاں بھی اس کے ساتھ ہی انٹرنشپ کر رہے تھے۔

انٹرنشپ کے نام پر سب سینیئرز نے انہیں اپنا نوکر بنایا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

یہ تھی بھی اس کی اپنی ضد کہ جو کرنا ہے خود کرنا ہے۔

گہرا سانس لے کر وہ اپنے لیپ ٹاپ کی جانب متوجہ ہوئی، ابھی اسے اور بہت سا کام کرنا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کسی کے چلے جانے سے دنیا نہیں رکتی، صحیح کہتے ہیں، دانیال کے جانے سے بھی کچھ نہیں رکا تھا۔

دانیال کی ذات اب ایک یاد اور قصہ بن کے رہ گئی تھی سب کے لیے۔

سب آگے بڑھ گئے تھے،

یسریٰ نے بھی خود کو کام میں الجھا لیا تھا۔وہ خود کو مصروف رکھتی تھی۔

برہان بھی زیادہ سے زیادہ وقت اپنے کام کو دیتا تھا،

لیکن نیہا، وہ آگے نہیں بڑھی تھی، وہ آج بھی کہیں اسی مقام پر موجود تھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"نیہا آپی، اب لائیٹ بند بھی کر دیں مجھے نیند نہیں آ رہی" نیند سے بھرے ارباز نے اپنے کام میں الجھی نیہا کی ایک اور مرتبہ منت کی۔

وہ اس وقت ٹی شرٹ ٹراؤزر میں موجود، بالوں کا بن بنائیں، چہرے پر چشمہ لگائے سٹڈی ٹیبل پر بیٹھی تھی،

اگر اسکی سٹڈی ٹیبل پر دیکھا جائے تو وہاں ہر چیز بکھری ہوئی تھی، کاغذوں کا ڈھیر، سامنے موجود دیوار پر سٹیکی نوٹس کا انبار، اور لیپٹاپ پر حرکت کرتی انگلیاں۔

وہ مکمل طور پر اپنے کام میں الجھی تھی، نیہا نے گھر کے اندر ہی اپنا کام شروع کر دیا تھا، دو مہینے پہلے اس نے گوگل پر ہی اپنی ویب سائٹ بنالی تھی، اور آہستہ آہستہ اس کا کام چل پڑا، لوگ اس سے رابطہ کرتے تھے، اپنے کام کہتے تھے آنلائن پیمنٹ دیتے، وہ دو مہینوں سے یہی کر رہی تھی اور ساتھ میں ایک اور کام تھا جو وہ کر رہی تھی، اپنے بھائی کے قاتل کی تلاش،

دو مہینے سے اس کے اندر بدلے کی آگ بھڑک رہی تھی۔

لیکن اسے ابھی تک کوئی سوراخ نہیں ملا تھا،

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم جو کوئی بھی ہو، میں تمہیں ڈھونڈ لوگی" یہ تہیہ وہ روز خود سے کرتی تھی۔

"اب کر بھی دے لائیٹ بند "ار باز رو دینے کو تھا۔

"نہیں ہو گی لائیٹ بند، تمہیں اتنا مسئلہ ہے تو باہر چلے جاؤں، صوفے پر سو جاؤں۔"

اور وہ بچارا کیا کہتا اب۔

www.novelsclubb.com

کراچی میں صبح کا سورج طلوع ہو چکا تھا۔

یہ منظر ایک کلینک کا ہے،ڈاکٹر حمزہ جن کی عمر تقریباً 40 سال ہو گی، لیکن ان کی شخصیت ایسی تھی کہ وہ ایک 30 سالہ پروفیسر لگتے تھے۔ان کے سیاہ بالوں میں ہلکی سی گرے بالو کی جھلک آتی تھی۔وہ ایک سائیکاٹرس تھے۔اس وقت وہ اپنے ایک انتہائی خاص پیشنٹ کو ڈیل کر رہے تھے۔

"تمہیں پھر سے وہی خواب آیا؟"ان کے ہاتھ میں ایک نوٹ پیڈ تھا۔

"جی۔مجھے بتاؤں میں کیا کروں، کوئی میرا یقین نہیں کر رہا"زیان جس نے اس وقت سیاہ جینز پر سفید فل سلیوٹی شرٹ پہنی تھی۔ماتھے پر بکھرے بال،اور شب خوابی میں جاگی سرخ سنہری آنکھیں جو اسکے رات بھر جاگنے کا پتہ دے رہی تھی۔

"دیکھوں زیان،دو صورتِ حال ہو سکتی ہیں۔نمبر ایک یہ تمہارے hallucinations ہیں،کیونکہ تمہیں پچھلے دو مہینوں سے ہیوی پین کلرز اور اینٹی ڈیپریشن دی جا رہی ہیں۔۔۔۔ اور نمبر دو یہ تمہارے ہارٹ کی Controversial memory ہے"

"Controversial memory?" زیان نے تعجب سے پوچھا۔

"دیکھوں Controversial memory کا مطلب ہے وہ memory جو ہمارا دل سٹور کرتا ہے، لیکن یہ بات آج تک ثابت نہیں ہوئی۔کچھ سائنٹس اسے مانتے ہیں اور کچھ اس کا انکار کرتے ہیں،سائنٹفک دنیا میں یہ بات آج بھی ایک جنگ ہے،اس پر ہزاروں کی تعداد میں ریسرچ ہو چکی ہے، لیکن یہ بات سچ ہے یہ نہیں کوئی ثابت نہیں کر سکا۔ لیکن یہ بات اپنا وجود رکھتی ہے۔کہ ہمارے دل میں بھی میمری ہوتی ہے، جیسے تمہارے خواب ہے، یہ ہو سکتا ہے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کہ اس شخص کی زندگی کے خواب ہو" ڈاکٹر حمزہ نے تفصیل دی۔ توزیان کچھ لمحے سوچ میں پڑ گیا۔

پھر سے سارے خواب اس کے ذہن میں گھومنے کے گئے تھے۔ وہ عورت، وہ قاتل، وہ مرتا ہوا شخص۔

"مجھے کیسے پتہ چلے گا کہ میں کس سچویشن میں ہوں؟"

"یہ تو مشکل ہے، لیکن تم یہ کر سکتے ہو، تمہیں اپنے ڈونر کے متعلق کیا معلوم ہے؟"

"یہی تو نہیں معلوم، مجھے کوئی کچھ نہیں بتاتا، سب کہتے ہیں کوئی سٹرینجر تھا، ہم نہیں جانتے" وہ واقع میں پریشان تھا۔

ڈاکٹر حمزہ نے گہرا سانس لیا۔

"پھر ڈھونڑوں، اور جانوں وہ شخص کون تھا، اس کی موت کیسے ہوئی تھی، کیا واقعی اس کے ساتھ وہی ہوا تھا جس کا تم خواب دیکھتے ہو" ڈاکٹر حمزہ کے کہنے پر زیان سوچ میں پڑ گیا۔

"مگر میں، میرے گھر والے، میرے ڈاکٹر کوئی میرا یقین نہیں کرتے، میں کس سے مدد مانگو"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اس انسان سے جو ہر حال میں تمہارا یقین کرتا ہے" یہ الفاظ بہت کچھ یاد کروا گئے تھے۔

"یقین" اس نے زیرِ لب دہرایا۔

زیان گھر آیا تو وہاں پہلے ہی عثمان پاشا تیار کھڑے تھے، حامد بھاگ بھاگ کر گاڑی میں سامان رکھ رہا تھا۔

زیان کو تعجب ہوا۔

"آپ کہیں جا رہے ہیں بابا؟" وہ کہتے ہوئے لاؤنج میں موجود صوفے پر بیٹھ گیا۔

"ہاں تمہارا رشتہ لے کر جا رہا ہوں"

زیان کو لگا اس نے کچھ غلط سن لیا ہے۔

"جی؟"

www.novelsclubb.com

"تمہاری اور یسریٰ کی شادی کی تاریخ لینے جارہا ہوں "اب کے انہوں نے واضح بتایا۔

"کیا، کس سے پوچھ کر "زیان کو واقع میں حیرت ہوئ تھی۔

"تمہارا نکاح میں نے تم سے پوچھ کر کیا تھا، اور زیادہ بنو نا میرے سامنے، پتہ ہے مجھے کتنا مرتے ہو تم اس پر" عثمان پاشا کے براہے راست کہنے پر جہاں حامد نے ہنسی روکی تھی وہی بیچارہ زیان بھی شرمندہ ہو گیا۔

"کیا بابا سب کے سامنے تو لہاز کر لیا کریں"

"کون سب، حامد تو اپنا ہی ہے "وہ بیچارے کہا سمجھتے تھے۔

"آپ اتنی جلدی کیو کر رہے ہیں"

"میں جلدی کر رہا ہوں، 29 کے ہو گئے ہو تم، آٹھ مہینوں بعد 30 کے ہو جاؤں گے، کچھ ہی سالوں میں بوڑھے ہو جاؤں گے، تمہیں بوڑھے ہو کر شادی کرنی ہو گی، میں تو مرنے سے پہلے اپنے پوتا پوتی دیکھنا چاہتا ہوں۔ "وہ کہتے ہوئے صوفے سے اٹھ گئے۔

"آپ اپنی مرضی سے جا رہے ہیں یہ پھوپو جانتی ہیں؟"اس نے پھر پوچھا۔

"ظاہر سی بات ہے اس کی رضامندی ہے تو جا رہا ہوں نہ"

www.novelsclubb.com
WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"لیکن بابا میں ابھی تیار نہیں ہوں، میں ابھی تو ٹھیک ہوا ہوں، میں ابھی کینٹکی بہت ڈسٹرب ہوں، اور فلحال تو جاب لیس بھی" وہ بیچارگی سے بولا۔

"پہلی بات، تم بیمار نہیں ہو بلکل ٹھیک ہو، دوسری بات تم بلکل بھی مینٹلی ڈسٹرب نہیں ہو یہ صرف فارغ رہنے کا انجام ہے، گھر میں بہو آئے گی تو تمہارا دماغ بھی ٹھیک ہو جائے گا، تیسری اور آخری بات تم جاب لیس نہیں ہو، سرجری کی وجہ سے تم ایک سال پائلٹ کی نوکری نہیں کر سکتے، لیکن تم اپنے باپ کے دفتر آ سکتے ہو، کل سے تم میرے ساتھ آفس جاؤں گے" انہیں نے ہر جواز رد کر دیا تھا۔

"اور یسریٰ؟" ایک آخری اعتراض۔

"اس کی رضامندی جاننا اس کے والدین کا فرض ہے، تم اس کی فکر نہ کرو" یعنی وہ مکمل طور پر تیار تھے۔

وہ گہرا سانس لے کر رہ گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

شام ڈھل رہی تھی، برہان نے کمرے کا دروازہ کھولا تو کمرہ تاریکی میں ڈوبا تھا،اس نے آگے بڑھ کر لائیٹ آن کی،اس کا دل گھبرا رہا تھا،اس نے آگے بڑھ کر کھڑکی کے پردے پیچھے کیا اور کھڑکیاں کھول دی۔

وہ اس وقت آفس سے آیا تھا اور بہت تھکا ہوا تھا۔اس نے اس وقت براؤن پینٹ کوٹ پہنا تھا۔ اپنا کوٹ اتار کر بیڈ پر رکھتے اب وہ اپنے جوتوں کے تسمے کھول رہا تھا۔لیکن دماغ کہیں اور تھا۔ تبھی فون کا الارم بجا،وقت ہو گیا تھا۔

اس نے ادھ کھلے تسمے چھوڑ کر آگے بڑھ کر ٹی وی آن کر دیا اور نیوز چینل کھول دیا۔

وہ سامنے اپنے تمام تر حسن کے ساتھ پورے وقار سے بیٹھی تھی۔

اسے دیکھتے ہی برہان عاصف کی ساری تھکن اتر گئی تھی۔چہرے پر ایک اداس مسکراہٹ آ گئی تھی۔اس کی آواز دل کو سکون دے رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ناظرین آج کی تازہ ترین خبر آپ کو دیتے جائے، کراچی میں کل رات 10 بجے ایک معصوم شخص کو لوٹ لیا گیا، کی ہاں وہ لڑکا جس کی عمر تقریباً22 سال تھی اسے سنسان سڑک پر روک کر اسے لوٹ لیا گیا، کہا جارہا ہے کہ اس لڑکے کے والٹ میں پچاس ہزار تھے اور۔۔۔۔

وہ ابھی کہہ رہی تھی اور وہ اس میں کھویا ہوا تھا۔اسے نیوز میں کوئی دلچسپی نہیں تھی،اسے تو زونیرا بیگ میں دلچسپی تھی۔

جس کی خاطر وہ روز شام 7 بجے اس کے لیے نیوز دیکھتا تھا۔پچھلے دو سال سے اس کی یہی روٹین تھی۔

کیونکہ دو سال پہلے ہی وہ اس کی محبت میں گرفتار ہوا تھا۔اپنے سے چھے سال بڑی عورت سے وہ محبت کرتا تھا،لیکن کوئی کہا جانتا تھا یہ حقیقت۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دو سال قبل (ماضی):

برہان کے والد کو صرف ایک ہفتہ ہوا تھا۔ وہ ابھی تک صدمے میں تھا، روز کئی لوگ آکر اسے دلاسہ دیتے تھے، لیکن اسے کچھ سمجھ نہیں آتی تھی، اسے اپنے غم کے آگے سب کے دلاسے بے کار لگتے تھے۔

رات کے دس بج گئے تھے، وہ اس وقت عاصف ہاؤس کی چھت پر کھڑا تھا، خزاں کا موسم تھا، اس لیے ہوا کافی اچھی لگ رہی تھی۔ لیکن اسے کچھ محسوس نہیں ہو رہا تھا۔

گرے ٹراؤزر کے اوپر سیاہ ٹی شرٹ پہنے، پیروں میں چپل، ماتھے پر بکھرے بال اور سیاہ سرخ آنکھیں، جن میں آنسو تھے۔

وہ ایک تھکا، ہارا شخص تھا، وہ جو اپنی زندگی سے ہار مان رہا تھا۔

وہ شخص، یعنی برہان قریشی خودکشی کرنے والا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یہ پہلی دفع نہیں تھا، پچھلے ایک ہفتے میں وہ کئی کوششیں کر چکا تھا، لیکن اس کی ہر کوشش کو زیان نے ناکام کیا تھا۔ پچھلے ایک ہفتے سے زیان سائے کی طرح اس کے ساتھ تھا، تاکہ وہ کچھ غلط نہ کر لے۔

اسے یہ موقع تب ملا جب زیان کی آنکھ لگ گئی تھی، وہ اس کے ساتھ ساری رات جاگتا تھا، اس لیے ابھی تھوڑی دیر پہلے بیٹھے بیٹھے وہ سو گیا تھا، برہان اسی بات کا فائدہ اٹھا کر یہاں پہنچ گیا تھا۔

وہ خاموشی سے بنیرے کے قریب کھڑا نیچے دیکھ رہا تھا، تین منزلہ عمارت کے اوپر کھڑا وہ نوجوان جانتا تھا کہ اگر وہ گرا تو زندہ نہیں بچے گا۔

چھت کا بنیرا ابھی کافی چھوٹا تھا، اتنا کہ وہ برہان کے گوڈو تک آتا تھا۔

اس نے لمحے کے لیے آنکھیں بند کی۔

سارے منظر ایک دفع پھر اس کے ذہن میں گھومے،

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اپنے والد کی میت، قبر میں پڑا وجود، ہسپتال کے بستر پر دم توڑتا آدمی، ماں کی چیخے، رات کا اندھیرا

۔

سارے منظر ڈگمگا رہے تھے۔

اس نے آنکھیں کھول لی، سارے منظر ہوا میں تحلیل ہو گئے۔

اب کچھ نہیں بچا تھا، اس میں ہمت نہیں تھی، وہ اتنا بہادر نہیں تھا، وہ ہر مشکل کا سامنا نہیں کر سکتا تھا،

اس کے پاس صرف ایک راستہ تھا، جو وہ کرنے جا رہا تھا، ہلال اور حرام میں فرق کیے بغیر، برہان عاصف خودکشی کرنے جا رہا تھا۔

منہ میں کلمہ دہراتے اس نے اپنا ایک پاؤں بنیرے پر رکھا، ایک دفع گہرا سانس لیا،

پھر اپنا دوسرا پاؤں زمین سے اٹھایا، بنیرے پر رکھنے کے غرض سے،

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لمحو کا کھیل تھا، جیسے ہی اس نے اپنا پاؤں زمین سے جدا کیا، متوازن برقرار نہ رکھ پانے پر وہ نیچے کی جانب جھکا، وہ گرنے لگا تھا، برہان عاصف مرنے والا تھا،

جب اچانک کسی نفس نے پیچھے سے آکر اس کا بازو پکڑا، یہ سب سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں ہوا تھا، اس زوئ نفس نے بری مہارت سے ہوا میں لہراتا برہان کا پاؤں دوسرے ہاتھ سے پکڑا اور اپنی جانب کھینچا، ایک لمحہ لگا اور برہان دھڑم سے چھت کے اندرونی حصے میں گرا۔

اس کے منہ سے کراہ نکلی، کیونکہ کی کمر بہت زور سے فرش پر لگی تھی،

اسکی آنکھیں بند تھی، آنکھیں کھولنے سے پہلے برہان کو یقین تھا کہ یہ نفس زیان ہے، لیکن جیسے ہی اس نے آنکھیں کھولیں اسے حیرت کا جھٹکا لگا،

برہان عاصف چھت پر گرا تھا اور اس کے سر پر ایک انجان لڑکی کھڑی تھی۔

سرخ و سفید رنگت کی حامل وہ لڑکی، جس کے سیاہ سیدھے بال ہوا سے لہرا رہے تھے، ڈارک مہرون جینز پر سفید کف شرٹ پہنے، مہرون کوٹ فرش پر گر چکا تھا، جو یقیناً پہلے اس کے بازو پر ہو گا، یہ برہان کا اندازہ تھا، سرخ و سفید چہرے پر میک اپ تھا، نیوڈ لپ سٹک لگائے، وہ لڑکی اسے

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ضرورت سے زیادہ تیار لگ رہی تھی،اور پھر اس کے پاس سے آنے والی خوشبو،لیڈیز پرفیوم کی دھیمی دھیمی مہک ساری چھت پر پھیل گئ تھی۔

پہلی نظر میں وہ لڑکا برہان کو کوئ خوبصورت چوڑیل لگی تھی،ورنہ رات کے دس بجے ایسی لڑکی چھت پر کیسے نمودار ہو سکتی ہے۔

لاشعوری میں وہ لیٹے لیٹے پیچھے کو کھسکا۔

اس لڑکی کے چہرے پر خفگی واضح تھی۔

"تمہارا دماغ خراب ہے،تم مرنے جارہے تھے،نیچے جا کر دیکھو اپنی ماں کو،جو بیوہ ہو گئ ہے،وہ غمگیں عورت جس کا واحد سہارا تم ہو،کوئ شرم حیا ہے تم میں کہ نہیں؟"وہ تو شروع ہی ہو گئ تھی۔

اس نے غور سے اس خوبصورت لڑکی نما چوڑیل کو دیکھا،یہ تو یقینی تھا کہ وہ اسے پہلی دفع دیکھ رہا تھا،لیکن اس کا چہرہ،اس کا چہرہ بہت جانا پہچانا تھا۔

"کون۔۔۔کون ہو تم اور یہاں کیا کر رہی ہو؟"اس نے پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لمحہ لگا تھا،اس لڑکی کے چہرے سے خفگی کی جگہ حیرانی نے لی تھی،وہ بھی شدید حیرانی۔

"تم مجھے نہیں جانتے"اس نے ایسے پوچھا، جیسے اگر وہ کہے نہیں تو اس وقت وہ خود ہی چھت سے چھلانگ لگا دے گی۔

"آپ ہو کون ؟"پھر پوچھا۔

اب کے وہ سٹپٹا گئ۔

تم مجھے نہیں جانتے؟ سیریسلی "اس نے شہادت کی انگلی اپنے سینے پر رکھ کر پوچھا۔

برہان نے دماغ پر زور ڈالا،نہ آسکی کوئ کزن اتنی خوبصورت تھی،نہ کوئ بھولی بسری کزن دوسرے ملک گئ تھی جو واپس آگئ،نہ فیملی فرینڈز میں،دور دور تک اسکی پہنچ میں کوئ اتنا خوبصورت نہیں تھا۔

لیکن یہ آواز کافی جانی پہچانی تھی۔

مایوس ہو کر اس نے سر نفی میں ہلایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کا پاؤں مر چکا تھا، اس لیے اٹھا نہیں گیا تو وہی ٹانگ پکڑ کر بیٹھ گیا۔

"تم مجھے واقع نہیں جانتے" اب کہ وہ جیسے رو دینے کو تھی۔

"تم تو ایسے کہ رہی ہو جیسے تم کوئی مہوش حیات ہو اور میں تمہیں پہچان نہیں رہا"

"مہوش حیات" وہ ایک لمحے کو رکی "مہوش حیات بھی میرے آگے کچھ نہیں ہے، بڑے سے بڑے سیاستدان کے میرے آگے پسینے چھوٹ جاتے ہیں، بڑے سے بڑا بزنس مین میرے سوالوں کے آگے لاجواب ہو جاتا ہے اور تم مجھے اس معمولی اکٹریس سے ملا رہے ہو"

وہ رکی سانس لیا۔

"میں زونیرا بیگ ہوں، گلوبل نیوز چینل کی رپورٹر اور شہر کی نمبر ون اینکر، زونیرا بیگ سنا تم نے "بول بول کر اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔

برہان نے ایک دفع پھر آنکھیں چھوٹی کر کے اسے دیکھا، وہ حقیقت میں زونیرا بیگ تھی۔

اب اسے سمجھ آئی کہ یہ ضرورت سے زیادہ تیار نہیں ہے، بلکہ یہ ایک اینکر کا گیٹ اپ ہے۔

www.novelsclubb.com

"آپ، آپ زونیرا بیگ ہیں" اب اسے احساس ہوا کہ یہ شکل اور آواز خاص ہے اور بہت مشہور و معروف بھی، وہ اسے انگنت دفع سکرین پر دیکھ چکا تھا۔

"ایم سوری، میں آج کل بہت ڈسٹرب ہوں، اس لیے آپ کو پہچان نہیں پایا، لیکن آپ میرے گھر میں کیسے ؟" ذہن میں آنے والا ایک اور سوال پوچھ لیا۔

"تم یہ بھی بھول گئے کہ میں یسریٰ کی دوست ہوں۔ خیر میں اسے پک کرنے یہاآئ تھی، پھر تمہاری مام سے افسوس بھی کر لیا، یسریٰ کو ابھی دیر تھی اور مجھے کچھ ضروری کال کرنی تھی، اس لیے میں یہاں تک پہنچ گئ" اس نے تفصیل بتائی اور ساتھ ہی وہ بھی فرش پر بیٹھ گئ۔

برہان نے حیرانی سے اس خوبصورت چوڑیل کو دیکھا، جو بغیر کسی حقارت کے آرام سے فرش پر بیٹھ گئ تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں بچہ نہیں ہوں، سچ بتائیں، صرف ایک فون کال کے لیے آپ چھت پر نہیں آئی، کہیں ہماری مقبری کرنے تو نہیں آئی" وہ سادگی سے کہتا ہوا بھی زونیرا کا پارا ہائی کر گیا تھا۔

"تمہیں کیا لگتا ہے میں اتنی بڑی جرنلسٹ مجھے تمہارا گھر ہی ملا ہے مقبری کے لیے، ابھی زونیرا بیگ کے ایسے دن نہیں آئے" ایک ادا تھی اس کے انداز میں۔

"اچھا پھر سچ بتاؤ"

"سچ یہ ہے کہ ایسے لگتا ہے کہ آدھا کراچی اس وقت تمہارے گھر میں ہے، اوپر سے وہ سب لوگ مجھے ایسے آنکھے پھار پھار کر دیکھ رہے تھے، اوپر سے کچھ بے شرم لوگ تو موقع کی نزاکت کو نظر انداز کرتے ہوئے سیلفی لینے آگ ئے تھے، میرا تو دم گھٹ رہا تھا، اس لیے یہاں آ گئیں" اس نے ایک جملہ ایسے نقل اتارتے ہوئے بتایا کہ ناچاہتے ہوئے بھی برہان ہنسنے لگ گیا۔

وہ ہنسا اور پھر ہستا ہی چلا گیا، وہ پورے ایک ہفتے بعد آج ہنس رہا تھا۔

"تم ہنس کیور ہے ہو؟" وہ بیچاری کو سمجھ نہیں آئی کی اس نے کیا غلط بولا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کچھ لمحے ایسے ہی خاموشی کی نظر ہو گئے۔

جب وہ اس نے اپنا کوٹ اٹھایا اور جانے کے لیے اٹھی۔

"میں اب چلتی ہوں، تم بھی چلا ساتھ، دوبارہ خودکشی نے کرنا لڑکے" وہ اس کے سر پر کھڑی کہہ رہی تھی۔

برہان نے حیرت سے اس خوبصورت چڑیل کو دیکھا، جو اچانک اس وقت آگئی تھی جب وہ اپنی زندگی سے ہار رہا، اسے اس وقت ہوا رہی تھی جب اسکے دن رو کر گزر رہے تھے، اب اتنے حق سے روک رہی تھی کہ دل چاہ رہا تھا وہ کہیں نہ جائیں۔

"ایسے کیا دیکھ رہے ہو، میری سمجھ نہیں آرہی"

"کچھ اور وقت رک جائیں"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"نہیں اب مجھے گھر جانا ہے، بہت تھک گئی ہوں، اور یسری بھی مجھے ڈھونڈ رہی ہو گی" اس نے کہتے ہوئے کلائی پر پہنی گھری دیکھی۔

"اپنا نمبر ہی دیں دے"

اس کے کہنے پر اس نے اپنی ایک آبرو واوٹھائی۔ جیسے کہ رہی ہو واہ لڑکے۔

"بیٹا آپ کچھ زیادہ فاسٹ نہیں ہے، اور ویسے بھی آپ عمر میں مجھ سے بہت چھوٹے ہیں، مجھے ام میچور لڑکوں میں انٹرسٹ نہیں ہے"

اس کی باتوں سے بے اختیار برہان کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔

یہ لڑکی توڈائریکٹ ہی منہ کر رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ غلط سمجھ رہی ہے، میرا وہ مقصد نہیں ہے، وہ تو جان پہچان نکل آئی ہے تو میں نے سوچا ایک دوسرے کا نمبر ہونا چاہیے" اس نے تفصیل دی۔

"میں مزاق کر رہی تھی، یہ لو میرا کارڈ" اس نے اپنے کلچر سے ایک کالے رنگ کا کارڈ نکالا، اور اس کی طرف بڑھایا۔

برہان نے اس کارڈ کو تھاما۔

تو وہ جانے کے لیے پلٹ گئیں "اللہ حافظ"۔ کہہ کر وہ چلی گئیں۔

اس کے جانے کے بعد اس نے کارڈ پر غور کیا۔

سیاہ رنگ کا کارڈ جس پر سنہری حروف میں زونیرا بیگ لکھا تھا، نیچے کونے میں اس کا فون نمبر اور لینڈ لائن نمبر لکھا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اسے یہ نمبر اپنے فون میں محفوظ کرنا تھا، جلد سے جلد۔

وہ فوراً زینوں کی طرف بھاگا، پاؤں کے درد کی پرواہ کیے بغیر۔

کونسی خودکشی، کہاں کی مایوسی۔اسے سب بھول گیا تھا۔یاد تھا تو بس وہ خوبصورت چوڑیل۔

<u>حال</u>

وہ ماضی کی یادوں سے تب واپس آیا جب ملازم نے آکر دروازہ بجایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آجائیں "اس نے کہا تو دروازہ کھول کر ملازمہ اندر آئی۔

"صاحب، بیگم صاحبہ آپ کا کھانے پر انتظار کر رہی ہیں "

"آپ جائیں میں آتا ہوں "اس کے کہنے پر ملازمہ سر ہلا کر چلی گئی۔

اس نے ٹی وی اسکرین کو دیکھا، وہ وہاں نہیں تھی، بریک چل رہا تھا۔

اب اسے ماں کے پاس جانا تھا، باقی کا وہ یوٹیوب پر دیکھ لے گا۔

\-----------

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842